## 12000 ـ تعويذ لكھنے والے كے پيچھے نماز ادا كرنا

**سوال**

كيا لوگوں كو تعويذ لكھ كر دينے والے امام كے پيچھے نماز ادا كرنى جائز ہے؟
پھر اگر قحط سالى پڑ جائے تو يہ امام ايك مينڈھا يا گائے خريد كر ذبح كرنے اور اسے بچوں كو كھانے كا حكم دے تا كہ بارش نازل ہو، اور كيا جو شخص غير اللہ كے ليے نذر و نياز دے اس كے پيچھے نماز ادا كرنى جائز ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

شرعى دعاؤں اور قرآنى تعويذ لكھنے والے شخص كے پيچھے نماز ادا كرنى جائز ہے، ليكن اسے يہ لكھنے نہيں چاہيے كيونكہ تعويذ باندھنے جائز نہيں.

ليكن اگر تعويذ شركيہ امور پر مشتمل ہوں تو ان تعويذوں كے لكھنے والے كے پيچھے نماز ادا كرنا جائز نہيں، اس كے ليے يہ بيان كرنا واجب ہے كہ يہ شرك ہے، جس شخص كو اس كا علم ہو كہ يہ شركيہ تعويذ ہيں اس كے ليے اسے بيان كرنا واجب ہے.

غير اللہ كے ليے نذر و نياز شرك ہے، اور غير اللہ كے ذبح كرنا بھى شرك ہے كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جو كچھ بھى تم خرچ كرتے ہو يا نذر مانتے ہو اللہ تعالى اسے جانتا ہے.

اور ايك مقام پر اللہ تعالى كا فرمان ہے:

كہہ ديجيے كہ يقينا ميرى نماز اور ميرى قربانى اور ميرى زندگى اور ميرى موت اللہ رب اللہ العالمين كے ليے ہى ہے، اس كا كوئى شريك نہيں .

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

"جس نے غير اللہ كے ليے ذبح كيا اس پر اللہ تعالى كى لعنت ہے "

اور نذر اللہ تعالى كے فرمان " نسكى " ميرى قربانى ميں داخل ہے.

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ قحط سالی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈھا یا گائے ذبح کر کے بچوں کو کھانے کا حکم دیا ہو تا کہ بارش کا نزول ہو.

بلکہ قحط سالی کے وقت تو نماز استسقاء ادا کرنی اور اللہ تعالی سے استغفار اور فقراء پر صدقہ و خیرات کرنا مشروع ہے.

بلکہ یہ کام تو بدعت ہے جس کی شریعت میں کوئی اساس نہیں ملتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

" جس نے بھی ایسا کوئی عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے"

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

واللہ اعلم .